REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۶

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۴ محرم ۱۳۹۴ھ — ۷ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش — ۷ فروری ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق براستہ لندن آمدہ تازہ اطلاع مورخہ ۱۹ صلح (جنوری) تک کی مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ منگل کے روز اچانک تشویشناک طور پر (نسوانی عارضہ سے) بیمار ہوگئیں فوری طور پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ علاج جاری ہے کامل و عاجل شفایابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

اِس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں!!

جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جس کو اللہ جلشانہٗ توفیق اور انشراحِ صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعتِ ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کرسکتا ہے۔ اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔ اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔

لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔

میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دُنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دُنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جنکی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کرینگے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جسکی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے! اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔

مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے۔ اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفسِ مزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پَیر رکھ دیتا ہے۔ تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے۔

یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی رُوح اس میں سکونت کرتی ہے۔ اور ایک تجلّیٔ خاص کے ساتھ رب العالمین کا استواء اس کے دِل پر ہوتا ہے۔ تب پُرانی انسانیت اُس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پہ اس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اِسی عالم میں اُس کو مِل جاتا ہے۔

اِس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محبت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی رُوحیں مجھے عطا کی ہیں"۔

(فتحِ اسلام صفحہ ۴۴ تا ۴۷)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

نہرِ سویز کا مسئلہ ۔ اور ۔ مشرقِ وسطیٰ کا تیل

جنیوا امن مذاکرات کے نتیجہ میں نہرِ سویز کے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوجوں کا انخلاء اور اس کے بعد نہر کے مشرقی کنارہ سے بھی اور دُور مشرق کی طرف اسرائیلی فوجوں کے ہٹ جانے سے تقریباً سات برس بعد پھر سویز کا کنٹرول مصر کو واپس مل جائے گا۔ اس طرح اس عظیم آبی شاہراہ کے کھل جانے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ اگرچہ پہلے تو نہر کو صاف کرنے اور پھر مصری منصوبہ کے مطابق اسے چوڑا کرنے کے اقدامات ہوں گے۔ تاہم شائع شدہ خبروں کے مطابق قیاس کیا جا رہا ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر نہرِ سویز پھر سے کھل جائے گی۔

یہ ایسی آبی شاہراہ ہے جو مغرب کو مشرق سے لانے اور لے جانے والے سامان کا سستا اور قریب ترین رستہ ہے۔ اس کے بند ہونے سے دیگر ممالک کو جو نقصان ہو رہا ہے اس کی تفصیل تو خاصی طول طویل ہے۔ خود ہمارے ملک بھارت پر بھی زبردست مالی بوجھ پڑا۔ کیونکہ مال بردار جہازوں کو راس امید کا مبارا راستہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اس سے زیادہ کرایہ کے علاوہ مال لانے اور لے جانے میں زیادہ وقت بھی لگتا ہے۔ نہر کے کھل جانے سے جہاں دیگر ممالک کو فائدہ پہنچے گا خود ہمارے ملک بھارت پر سے بھی زبردست مالی بوجھ ہلکا ہو جانے کا امکان روشن ہو گیا ہے۔

اس کے ساتھ مصر کی آمدنی میں بھی بھاری اضافہ ہوگا۔ مصر اور اسرائیل کی فوجیں ۱۹۶۷ء سے ایک دوسرے کے مقابل پر پڑی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں نہر سویز بند تھی۔ مصر کروڑوں پونڈ سالانہ کی اُس آمدنی سے محروم تھا جو نہر سے گزرنے والے جہازوں سے محصول اور جنگی کے ذریعہ حاصل ہوتی تھی۔ ناگزیر حالات کے پیش آجانے سے مصری حکومت کی آمدنی میں جو غیر معمولی کمی واقع ہوئی اُسے برادر عرب ممالک سعودی عرب، لیبیا اور کویت وغیرہ کی امداد سے پورا کیا جاتا رہا۔ اس آبی شاہراہ کے کھل جانے سے مصر کی اپنی معیشت بحال ہو جانے سے برادر ملکوں کا وہ روپیہ جو مصر کی امداد میں خرچ ہوتا رہا اب ملکی استحکام اور دیگر اہم فوجی ضروریات کے کام آسکتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ نتائج کے لحاظ سے ۱۹۶۷ء کی جنگ سے بالکل ہی مختلف ثابت ہوئی ہے۔ جون ۱۹۶۷ء کی چند روزہ جنگ میں جہاں اسرائیل نے حیرت انگیز برق رفتاری سے نہ صرف عربوں کو ایک غیر متوقع شکستِ فاش سے دوچار کر دیا۔ بلکہ مشرقِ وسطیٰ میں برپا ہونے والا یہ سیاسی انقلاب سارے عالمِ اسلام کے لئے ایک ناقابلِ فراموش المیہ بن گیا۔ اسرائیل کی اس غیر معمولی کامیابی اور عربوں کی ہزیمت ہی کا نتیجہ تھا کہ مسئلہ فلسطین عرصہ چھ سال تک محض سردخانہ میں ڈال دیا گیا۔ اسرائیل کی پُر غرور قیادت کسی معقول بات کو سُننے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ مگر چھ سال بعد اکتوبر ۱۹۷۳ء میں اتحادِ عرب کے عملی مظاہرہ اور غیور عرب فوجوں کی کارگر حکمتِ عملی نے نہ صرف یہ کہ ساری دُنیا کی توجہ کو اس خطہ کی طرف مبذول کرا دیا بلکہ سترہ روز کی زبردست جنگ کے نتیجہ میں اسرائیلی حکومت کو بھی اپنے سابقہ ہٹ دھرمی کے طور طریق چھوڑ کر معقولیت کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اِس کے ساتھ ساتھ تیل پیدا کرنے والے ممالک نے تیل کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا تو امریکہ جیسی بڑی حکومت کو مشرقِ وسطیٰ کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنے پر اس قدر مجبور کر دیا کہ اس کے یہودی النسل وزیرِ خارجہ مسٹر کیسنگر وچولہ بن کر تل ابیب اور عرب حکومتوں کی راجدھانیوں کے چکر کاٹنے لگے۔ اور بالآخر اس خطہ میں امن کی طرف وہ قدم اُٹھا جس کا ذکر ہم اُوپر کر آئے ہیں۔

اگرچہ جنیوا مذاکرات کے نتیجہ میں اب تک ہوئے فیصلہ جات عربوں کے مطلوبہ حق کا محض چھوٹا سا حصہ ہی ہیں۔ تاہم عربوں نے یہ بات بخوبی جان لی ہے کہ اتحاد میں کس قدر برکت ہے۔ اس لئے سب سے مقدم امر اس اتحاد کو برقرار رکھنا اور کسی موقعہ پر بھی اس دیوار میں شگاف نہ آنے دینا ہے۔ مکّار دشمن کی طرف سے اس میں شگاف ڈالنے کی بھرپور کوشش کوئی غیر اغلب نہیں۔ اس لئے عربوں کو ہمہ وقت اس پر نگاہ رکھنے کی بڑی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل کے سیاسی حربہ کو کُند ہونے سے بچانے کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ یہی وہ موقع ہے کہ عربوں کے زیرک دماغ کو عیار دشمن کی باریک سے باریک چالوں سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ منجملہ ایسی چالوں کے وہ پراپیگنڈا بھی ہے جو تیل کا متبادل تیار کر لینے کے سلسلہ میں غیر معمولی طور پر کیا جانے لگا ہے۔ اگرچہ سائنسی ترقی کے موجودہ دَور میں کسی ایسی بات کو غیر ممکن تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی تو انکار ممکن نہیں کہ سائنس دانوں کے ہاتھوں میں کوئی جادو کی چھڑی نہیں کہ ادھر گھمائی اور اُدھر مطلوبہ چیز تیار پائی گئی۔ کسی بھی ایجاد اور اس سے خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے کے لئے وقت درکار ہُوا کرتا ہے۔ اگر اس درمیانی وقت سے دشمن فائدہ اُٹھا سکتا ہے تو عرب کیوں نہیں اُٹھا سکتے؟ مثلاً دیگر خیالی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اگر صدر نکسن کے اُس تازہ بیان پر ہی غور کر لیا جائے جو موصوف نے امریکی پارلیمنٹ کے نام سالانہ تحریری لیکچر میں دیا کہ "قوم کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ امریکہ ۱۹۸۰ء تک تیل اور قوت کے لئے کسی دوسرے ملک پر منحصر نہ رہے گا۔ اگلے پانچ برسوں میں قوت کے ذرائع کی ریسرچ کے لئے دس ارب ڈالر خرچ کئے جائیں۔" (پرتاپ جالندھر ۲/۱/۷۴ ص۲)

ہمارے خیال میں زیرک عرب قیادت کے لئے صدر نکسن کا یہ بیان بہت بڑے تازیانہ کا باعث ہونا چاہیئے۔ تازیانہ اس پہلو سے نہیں کہ امریکہ کی طرف سے سوچے گئے اس منصوبہ سے خوف زدہ ہو کر تیل کے بارہ میں وہ اپنے موقف کو چھوڑ دیں۔ بلکہ تازیانہ اس پہلو سے ہے کہ اگر امریکہ اپنے یہاں کی دولت کو اس لئے بے دریغ خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے کہ تیل اور قوت کے حصول کے لئے اُسے کسی دوسرے ملک کی طرف دیکھنا نہ پڑے تو عربوں کو بھی ایسی ہی مساعی میں لگ جانے کی بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے۔ جن کی بدولت وہ بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ کیا بلحاظ قومی معیشت اور صنعت و حرفت کے اور کیا بلحاظ اسلحہ سازی کے کارخانے اپنے ملکوں میں لگانے اور ہر پہلو سے خود کفیل ہو جانے کے۔ عربوں کے پاس دولت کی کمی نہیں۔ پھر فی زمانہ وہ کونسی چیز ہے جو دولت سے حاصل نہ ہو سکتی ہو۔ روپیہ خرچ کر کے اُنہیں ہر شعبہ میں فنی ماہرین کی خدمات میسر آسکتی ہیں۔ البتہ اس کے لئے بڑی ضرورت عرب عوام کے دماغوں میں محنت کرنے کی شدید رغبت اور دلوں میں خود کو آگے بڑھانے اور دوسروں کی محتاجی سے نجات پانے کا زبردست جذبہ پیدا کرنے کی ہے۔ جب تک عرب اپنی اس اہم اور بنیادی ذمہ داریوں کا کماحقہٗ احساس نہیں کرتے اور اپنی دولت کے رُخ کو ملکی تعمیر کی طرف نہیں موڑتے ——— اور ایسی توجہ نہیں دیتے جو وقت کا تقاضا ہے، اُس وقت تک نہیں کہہ سکتے کہ عربوں کے لئے یہ ابتلائی دَور اَور کس قدر لمبا ہو جائے۔ پس آخری نشانہ کو حاصل کرنے کے لئے ایک بڑا وسیلہ خود عرب عوام اور اس کی قیادت کے ہاتھ میں ہے ———!!

یہ بات تو ہم نے اس جہت سے کہی ہے کہ خدا اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سچے مسلمان کو حکم یہی ہے کہ ممکن حد تک اسباب کو بھی کام میں لایا جائے۔ مگر ساتھ کے ساتھ رُوحانی پہلو کو بھی نظر انداز نہ کیا جانا چاہیئے۔ صحیح اسلامی تعلیم کی رُو سے جہاں وہ شخص نہایت درجہ غلطی خوردہ ہے جو ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر یہ توقع رکھتا ہے کہ کسی بھی کام کے نتائج محض اس کی آرزو اور دلی تمنا کے مطابق نکلتے چلے جائیں ——— وہاں وہ مسلمان بھی اُس آسمانی تائید اور نصرتِ ربانی سے بھی محروم اور بے نصیب ہوتا ہے جو ظاہری اسباب کو ہی سب کچھ سمجھتے ہوئے اُن پر تکیہ کر بیٹھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے باہر دیگر اقوام نے خدا کو چھوڑ کر فی زمانہ مادیت میں بہت ترقی کر لی۔ (اور وہ رُوحانی طور پر آزمائش میں ڈالی گئیں جو ایک الگ مضمون ہے) لیکن چونکہ اسلام کو خدا نے زندہ مذہب قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اس کا تعلق ہمیشہ ہی زندہ خدا کے ساتھ ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کا مسلمانوں کے بارہ میں اس وقت یہی فیصلہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک وہ ظاہری اسباب کو کام میں لانے کے ساتھ ساتھ خدا کے ساتھ بھی اپنا تعلق قائم نہیں رکھتے اُنہیں کھوئی ہوئی عظمت پھر مل نہیں سکتی۔ دیگر بہت سی باتوں کو چھوڑتے ہوئے صرف فلسطین کے مسئلہ کو ہی لے لیا جائے تو یہ بات دو اور دو چار کی طرح ایک واضح حقیقت اپنے دامن میں رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر حسب ذیل آیتِ قرآنی پر غور کیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۶)

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

جماعتِ احمدیہ کا مقصد تمام بنی نوعِ انسان کو مذہبی اور رُوحانی امداد مہیا کرنا ہے

یہ جماعت اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی آئینہ دار اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی علمبردار ہے

رُوئے زمین پر حقیقی اسلام کے حق میں ایک نئے انقلاب کی ابتداء ہو چکی ہے

ہم لوگوں کے دِل جیت کر یورپ میں اسلام پھیلائیں گے

حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر یورپ کا نامور یورپین اخبارات میں خصوصی تذکرہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے حالیہ سفرِ یورپ کے دوران ہالینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ بھی تشریف لے گئے۔ اپنے مختصر قیام کے دوران مختلف اوقات میں وہاں کے نامور اخبارات کے نمائندگان حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ اپنی اس ملاقات کے جو تأثرات اُن نمائندگان نے اپنے اپنے اخبارات میں دیئے اُن کا ترجمہ احبابِ جماعت کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ہالینڈ کے اخبار میں تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ سفر یورپ کے دوران مختصر قیام کے لئے ہالینڈ کے دارالحکومت دی ہیگ بھی تشریف لے گئے تھے۔ حضور ۲۰ر اگست ۱۹۷۳ء پیر کی شام کو لندن سے وہاں پہنچے تھے اور ۲۲ر اگست بُدھ کی صبح کو وہاں سے مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ تشریف لے گئے تھے۔ دی ہیگ میں قیام کے دوران حضور سے وہاں کے اخبار VADERLAND کے نمائندہ نے بھی ملاقات کی تھی۔ اس نے ہالینڈ میں حضور کی تشریف آوری، اِس دَورے کے مقصد، حضور کی دلکش شخصیت اور حضور کے ساتھ اپنی ملاقات کی تفصیل کے متعلق اپنے اخبار کے ۲۲ر اگست کے شمارہ میں جو رپورٹ شائع کی اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"(دی ہیگ ۲۱ر اگست) کل شام چھوٹی سی مگر نہایت ہی خوبصورت اور صاف سُتھری اسلامی عبادت گاہ میں جو "مسجد مبارک" کے نام سے موسوم ہے سفید ریش بزرگ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہالینڈ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی مسلمانوں سے بہت ہی شفقت بھرے انداز میں خطاب فرمایا۔ یہ سب لوگ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور آپ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں سے وہاں آکر جمع ہوئے تھے۔

جماعتِ احمدیہ اسلام کے از سرِ نو احیاء کی علمبردار ہے۔ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے سلسلہ میں ہی امام جماعت احمدیہ آج کل یورپ کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ ساری دُنیا کی رُوحانی پیاس کو بجھانے کے سامان کرنا آپ کے مشن کا ایک اہم حصّہ ہے۔ آپ نے اپنے اِسی مشن کے سلسلہ میں ہی ڈیڑھ دن ہالینڈ میں گزارنے کا فیصلہ کیا۔

آج آپ کے دوپہر کے پروگرام میں کچھ وقت یہاں کے دو مشہور مقامات فولینڈم اور مارکن دیکھنے کے لئے بھی مخصوص تھا۔ یہ دونوں مقامات "زائیڈر زی کے جزیرے" کہلاتے ہیں۔ آپ کی عمر ساٹھ سال سے تجاوز ہے اور آپ اپنی وضع قطع کے اعتبار سے ایک خدائی فرستادہ کی طرح نظر آتے ہیں۔ آپ ان دونوں مقامات کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

پاکستان کے شہر ربوہ سے تشریف لانے والے اس دانشمند کے بہ پیغام بر ہالینڈ میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کی طرف سے پُرجوش استقبال پر مسرور نظر آرہے تھے۔ آپ سوموار (۲۰ر اگست) کی شام کو لندن سے ہالینڈ میں ورود فرما ہوئے تھے۔ اور کل بروز بدھ (۲۲ر اگست) آپ یہاں سے فرانکفورٹ روانہ ہو جائیں گے۔

[illegible] قیام کا مقصد [illegible] امام ہیں ۳۴ کروڑ انسانوں کے مذہب یعنی مذہب اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرکے اُن کو اس کی اصل حقیقت سے [illegible] آگاہ کرنا ہے۔ آپ کے اس تیز رفتار دَورہ کا یہی مقصد ہے۔

آپ نے کل اپنی گفتگو میں اسلام کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے بہت ہی متبسم انداز میں فرمایا، یہاں یہ بات مشہور ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور یہ کہ اسے تلوار کے زور سے ہی پھیلایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اور حقیقت سے اس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ پھر آپ ہمارے درمیان اسلام کو کس طرح پھیلائیں گے؟ فرمایا:- "آپ لوگوں کے دِلوں کو فتح کرکے"۔ اس جواب پر تمام دوسرے لوگ (یعنی غیر مسلم حاضرین) حیران رہ گئے۔ آپ نے مزید فرمایا:- "یہ ناممکن ہے کہ کسی کا دِل طاقت اور قوت کے بل پر جیتا جا سکے۔ دِلوں کے جیتنے کے لئے ہر ایک کے ساتھ برادرانہ تعلق اور ہمدردی نیز ہر ایک کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے"۔ آپ نے یہ بات دِل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے الفاظ اور نہایت ہی مؤثر انداز میں بیان فرمائی۔ آپ کی خاکساری اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ سفر کی کوفت اور تکان کے باوجود ہر ملاقاتی سے کھڑے ہو کر ملتے اور کسی ملاقاتی کے آنے پر بیٹھے رہنا ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

دورانِ گفتگو آپ نے ایک اور امر پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا "یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ انسان نے ایسے وقت میں ایٹم بم ایجاد کیا جبکہ ابھی اس نے دوسروں کے ساتھ محبت و پیار سے رہنا نہیں سیکھا تھا۔ مگر آئندہ سو سال کے اندر یہ حالات نہیں رہیں گے۔ نئی نسلوں کی ابھی سے اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ مستقبل کے بدلے ہوئے حالات سے ہم آہنگی اختیار کر سکیں۔"

(VADERLAND دی ہیگ بابت ۲۲ر اگست ۱۹۷۳ء)

نوٹ:- یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اخبار مذکور نے متذکرہ بالا نوٹ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بڑے سائز کا ایک نہایت دلکش فوٹو بھی شائع کیا۔

فرانکفورٹ کے ایک نامور اخبار میں تذکرہ

حضور ایدہ اللہ اپنے سفر یورپ کے دوران ۲۲ر اگست ۱۹۷۳ء کو ہالینڈ سے مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں حضور نے ۲۴ر اگست کو [illegible] ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ حضور کی اس پریس [illegible] وہاں کے مشہور اخبار FRANKFURTER NEUE PRESSE [illegible] اگست کے شمارہ میں شائع کی اس کا اُردو ترجمہ ذیل میں [illegible]

"حقیقی اسلام کے ذریعہ کسی جبر و اکراہ کے بغیر [illegible] انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے" — [illegible] سفید ریش بزرگ [illegible]

اور جماعتِ احمدیہ کے خلیفۃ المسیح حضرت مرزا ناصر احمد نے اس وقت کیا جب آپ فرانکفورٹ میں اپنی تشریف آوری کے موقع پر بابن ہوزر لینڈ شاہراہ پر تعمیر شدہ ایک چھوٹی سی مسجد کے ہال کے اندر اخباری نمائندوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ سب اخبار نویس طفلانِ مکتب کی طرح ہمہ تن گوش بنے آپ کے ارشادات سُننے میں محو تھے۔ ۱۸۸۹ء میں قائم ہونے والی جماعتِ احمدیہ جس کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد ہیں کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے تیسرے خلیفہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں۔ قرآن کریم کو آپ نے لفظ بلفظ حفظ کیا ہُوا ہے۔ اِس بناء پر آپ حافظ کہلاتے ہیں۔ مزید برآں اینجلز، مارکس لینن، اسٹالن اور ماؤ کی کتب آپ نے پڑھی ہوئی ہیں۔ پھر عہد نامہ قدیم وجدید کا بھی آپ نے گہری نظر سے مطالعہ کیا ہُوا ہے۔ آپ کو اپنے سامعین کو اپنی قوتِ بیان کے ذریعہ اپنی طرف متوجّہ رکھنے میں خاصی دسترس حاصل ہے۔

دِلوں کو فتح کرنے کا کام

۱۹۷۳ء کے موجودہ موسم گرما میں غیر متوقع طور پر جرمنی میں کچھ ایسی ہی حدّت پیدا ہوئی ہے جیسا کہ خود حضرت امام جماعتِ احمدیّہ کے وطن یعنی پاکستان میں بالعموم ہوتی ہے۔ آپ اس امر سے باخبر نہیں تھے کہ جرمنی میں بھی ایسی گرمی پڑ سکتی ہے۔ آپ نے اخبار نویسوں کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا ایک خواب سُنایا جو آپ نے ۱۹۴۵ء میں جنگِ عظیم دوم کے معًا بعد دیکھا تھا۔ اور جو آپ کی توقعات کو پُورا کرنے والا تھا۔ اور وہ یہ کہ ایک وقت آئے گا کہ جرمن قوم بھی قرآن کریم کے سلامتی کے پیغام کو قبول کرے گی۔ آپ نے اپنی اس توقع کے بارہ میں مسکراتے ہوئے فرمایا "یہ کیفیت خود خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ کسی صحیفہ میں یہ بات لکھی ہوئی نہیں ہے"۔

— خلیفۃ المسیح نے جس چوتھے عالمی انقلاب کی نشاندہی فرمائی ہے اس کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ یہ انقلاب ایمان اور یقینِ کامل کی قوت کی بدولت رُونما ہوگا۔ آپ نے فرمایا اِس کے عملی ظہور کے لئے ہم انسانوں کے دِل جیتیں گے۔ اور پھر انہیں ایسے حالات مہیا کریں گے کہ جن کے زیرِ اثر اُن کے فطری قویٰ کی از خود نشوونما ہوگی۔ فطری قویٰ کے نشو و ارتقاء کے ذریعہ ان میں ایسا ولولہ پیدا کیا جائے گا کہ وہ اپنی دولت کو ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے بخوشی خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

آنے والے اَدوار

خلیفۃ المسیح نے اِس امر سے اتفاق کیا کہ بنیادی طور پر حقیقی اِسلام اور عیسائیت وغیرہ مذاہب میں زیادہ فرق نہیں ہے رُوح اور مغز ان مذاہب کا ایک ہی ہے۔ لیکن حقیقی اسلام تمام صداقتوں کا جامع اور تفصیلی رہنمائی کے اعتبار سے ہر طرح کامل و مکمل دین ہے۔ آپ نے بتایا دُنیا میں اشاعتِ نظریات کے معاملے میں اکثر جبر کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ تاہم اب بنی نوع انسان شعور و آگاہی کے اعتبار سے ترقی کے ایک نئے اعلیٰ و ارفع دَور میں داخل ہو چکے ہیں۔ موجودہ دَور کی ایک اُلجھن اور مخمصہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تباہی کی قوتوں نے بے لگام ہو کر گذشتہ سالوں میں کم و بیش ۱۵ لاکھ ملین مارک کی بازی لگائی ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ اگر اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی توانائی کو استعمال کیا جائے تو انسانیت تباہ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور اگر استعمال نہ کیا جائے تو اِس توانائی کا حصُول بے مقصد ٹھہرتا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان دونوں صورتوں میں اتنی عظیم دولت کا ضیاع اظہر من الشمس ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

آنے والے چوتھے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے جو انسانی صلاحیتوں اور استعدادوں کے صحیح نشو و ارتقاء کا ضامن ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ احیاءِ اسلام کی تحریک تیسری دُنیا میں کامیابی سے اپنے قدم جما چکی ہے۔ اور خود جمہوریہ جرمنی میں قریبًا دو سو جرمن باشندے اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں — آپ نے اس انقلاب کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے بعض پروگراموں پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ عنقریب قرآن مجید کی اشاعت کی غرض سے ایک جدید پریس قائم کیا جائے گا۔ اور قرآن مجید کے دُنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرنے کے خاص انتظامات کئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ ان پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روپیہ اُن چندوں سے آتا ہے جو جماعتِ احمدیّہ کے افراد اپنی آمدنی کے دسویں یا سولہویں حصّہ کی صورت میں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیّہ نے حال ہی میں افریقہ میں ۱۵ طبی مراکز اور بیس اعلیٰ تعلیم کے مدارس قائم کئے ہیں۔ آئندہ سات سالوں میں ان کی تعداد علی الترتیب پچاس اور ۸۰ کر دی جائے گی۔ مجموعی طور پر دُنیا میں جماعت کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

محبّت کی طاقت

حضرت مرزا ناصر احمد نے بتایا کہ ہم اپنے مخالفین کو محبّت کی طاقت کے ساتھ مغلوب کریں گے۔ ہم اس مقصد کے حصول کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں گے۔ بغیر اس کے کہ دُوسروں کو تکلیف پہنچائیں۔

جب مسجد کے عقب میں باغ کے اندر قالینوں کے فرش پر چاء نوشی کا مرحلہ آیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے مزید کچھ کہنے کے سلسلہ میں زیادہ انتظار نہ کرایا اور صرف اتنا فرمایا — "چاہیئے کہ انسان جب بُھوک لگے تو کھائے اور سیر ہونے سے پہلے پہلے ہاتھ کھینچ لے۔ غذا کا یہ بہترین اُصول ہے۔"

(Frankfurter Neue Presse 25, August 1973.)

سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری پر وہاں کے ایک اخبار کا تعارفی نوٹ

جب حضور ۲۴ر اگست ۱۹۷۳ء کی رات کو فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) سے سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں ورود فرما ہوئے تو وہاں کے اخبارات نے حضور کی تشریف آوری کی خبریں بڑی کثرت سے شائع کیں۔ ۲۵ر اگست کی شام کو حضور نے زیورک کے احمدیّہ مشن میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کے متعدّد سوالات کے جواب دیئے۔ وہاں کے اخبار TAGES - ANZEIGER نے اپنی ۲۷ر اگست کی اشاعت میں حسب ذیل تعارفی نوٹ شائع کیا :-

"زیورک کی 'مسجد محمود' میں ۲۵ر اگست کی شام کو ایک اہم تقریب منعقد ہوئی۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اسلامی تنظیم الموسوم بہ "جماعت احمدیہ" کے ۶۳ سالہ امام حضرت مرزا ناصر احمد آج کل یورپ کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ اسی سلسلہ میں گزشتہ جمعہ (۲۴ر اگست) کے روز زیورک بھی تشریف لائے۔ ۲۵ر اگست کی شام کو آپ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں چالیس کے قریب افراد مدعو تھے۔

سفید ریش واجب الاحترام بزرگ حضرت مرزا ناصر احمد نے بڑے قرینہ سے بندھی ہوئی پگڑی زیبِ سر کی ہوئی تھی۔ آپ نے مرد حاضرین سے تو مصافحہ کر کے اُن کے سلام کا جواب دیا۔ لیکن خواتین سے ہاتھ نہیں ملایا۔ آپ روانی سے انگریزی میں گفتگو فرماتے رہے۔ اور ہر ایک سے بہت خوش خلقی اور ملاطفت سے پیش آئے۔ ایک پریس کانفرنس میں آپ نے اخبار نویسوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ آپ نے دُنیا سے تعلّق رکھنے والے معاملات اور مسائل کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ کی گفتگو جوامع الکلم کی آئینہ دار تھی۔

اسلام میں جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں اس وقت اور زمانہ میں پڑی جبکہ اسلام دُنیا میں اثر و نفوذ اور عزّت و توقیر کے اعتبار سے بہت کچھ نقصان اٹھانے کے باعث ایک لحاظ سے کَس مپرسی کی حالت میں تھا۔ اس کی بنیاد اُس مسیح موعود کے ہاتھوں رکھی گئی جس کے ظہور کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ بانیٔ جماعتِ احمدیّہ تعلق باللہ اور پیغمبرانہ بصیرت کے حامل تھے۔ اِسلام میں رُونما ہونے والا یہ سلسلہ جو سلسلہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آئینہ دار اور اسلام کے تمام فرقوں اور مذہبی تنظیموں کو ایک ہی وحدت میں سمونے اور ڈھالنے کے عظیم مقصد کا علمبردار ہے۔ ساری دُنیا میں اس کے پَیرؤوں کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے چند سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ہیں۔

اس جماعت کو جس کا مرکز پاکستان میں ہے، حکومت کی طرف سے کسی قسم کی مالی مدد نہیں ملتی۔ اخراجات کے لحاظ سے یہ خود کفیل ہے۔ ایک مسلّمہ جماعتی اُصول کے طور پر ہر آمد پیدا کرنے والا فرد اپنی آمد کا چھ فیصد بطور چندہ اپنی جماعت کو ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ خاص خاص موقعوں پر خصوصی چندے بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور وفات پر بہت سے لوگ اپنے ترکہ کا ایک حصہ جماعت کے نام منتقل کر جاتے ہیں۔ امام کا انتخاب بہت احتیاط سے نمائندگان پر مشتمل ایک مجلس کرتی ہے۔ امام کے پیشِ نظر کسی قسم کی سیاسی سرگرمی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اپنی تمام تر توجّہ اُس مقصد اور نظریہ کی ترویج و اشاعت پر مرکوز رکھتا ہے جس کی خاطر اس جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔"

("TAGES - ANZEIGER" ZURICH
Dated 27 th AUGUST 1973.)

زیورک کے ایک اَور با اثر اخبار کا نوٹ

جب حضور انور ۲۵ اگست کو سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں وُرود فرما ہوئے اور وہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا تو وہاں کے ایک اخبار "NEUE ZURCHER ZEITUNG" نے اپنی ۲۷ اگست ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی :-

"جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ "مسجد محمود" جو ایک نازک ادر سُتوان منارہ سے مزیّن ہے گزشتہ دس سال سے ایک مخصوص فنِ تعمیر کی علامت کے طور پر علاقہ FORCH STRASSE کی خوبصورتی میں اضافہ کا موجب بنی ہوئی ہے۔ یہ چھوٹی سی مسجد سوئٹزرلینڈ کی واحد مسجد ہے۔ یہ نہ صرف جماعتِ احمدیہ کے ۲۶۸ ارکان کے لئے بلکہ تمام دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اہم تہواروں کے موقع پر اللہ کے اِس گھر میں دو ہزار کے قریب مسلمان اللہ کے حضور سر بسجود ہوتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا مرکز ربوہ ہے جو پاکستان میں واقع ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۹ء میں قادیان نامی ایک قصبہ میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ آپ کے پیروؤں کے نزدیک آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کے ظہور کی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ دُنیا بھر میں ایسے لوگوں کی تعداد جو اِس اسلامی تحریک سے وابستہ ہیں ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ خود یورپ میں ہر جگہ اس کی شاخیں اور اس کی تعمیر کردہ مساجد موجود ہیں۔ جنہیں یہ خود اپنے خرچ پر چلا رہی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد نے ہمارے شہر میں تشریف آوری کے موقع پر اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں کو شرفِ ملاقات بخشا۔ سفید ریش بزرگ پُر تمکنت و پُر وقار امام جماعت احمدیہ نے سر پر سفید براق پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ انہوں نے مغربی سوالوں کے بہت ہوشیاری اور ذہانت کے ساتھ جواب دیئے۔

اِس اسلامی تحریک کو رُوحانی اور مذہبی ترقی کے نقطۂ نگاہ سے دُنیا بھر کے لوگوں کو امداد فراہم کرنے والا ادارہ یا تنظیم قرار دیا جاسکتا ہے۔ آج دُنیا کے لوگ لامذہب ہیں تاہم وہ کسی نہ کسی مذہب کے متلاشی نظر آتے ہیں۔ اسلام انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی لئے یہ بہت جلد گزشتہ صدیوں کے دوران اپنی کھوئی ہوئی عزت و توقیر اور عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کرلے گا۔ مختلف سطحوں پر تبلیغِ اسلام کا کام انجام دیا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر افریقہ کے مختلف ممالک میں پیروؤں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں قابلِ استعمال حالت میں برقرار رکھنے کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے ...... تنظیمی معاملات مثلاً بڑے بڑے اہم منصوبوں کے لئے فنڈز کی فراہمی، اور اِسی طرح دیگر اُمور کو حضرت مرزا ناصر احمد کے پروگرام اور معاملات میں ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ آپ زیادہ تر دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار رہتے ہیں۔ تاکہ آپ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اپنے ایک کروڑ پیروؤں کی صحیح رنگ میں رہنمائی کرسکیں۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ اُن کی جماعت کو غریب و نادار اور مظلوم ملکوں میں نسبتاً جلد مقبولیت حاصل ہوگی۔ پاکستان ایسا غریب ملک جہاں ضروریات پوری ہو نہیں پاتیں........ اِس کام کے لئے بہت موزوں ہے کہ وہاں سے دُنیا کو ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کی مہم کا آغاز کیا جائے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت مرزا غلام احمد نے دُنیا کی آئندہ حالت کے بارہ میں خدائی منشاء اور اس کی تقدیر کا جو نقشہ کھینچا ہے اس کا آجکل کی صاف اور سیدھی زبان میں خلاصہ یہ ہے کہ — "انقلاب کی بجائے ارتقاء نفرت اور دشمنی کی بجائے بنی نوعِ انسان کے ساتھ محبت اور ہمسایوں والے اچھے تعلقات، ہر انسان کی اُن تمام ضرورتوں کی تکمیل جس کا صلاحیتوں کی صحیح نشو و ارتقاء کی خاطر پورا ہونا ناگزیر ہو۔ تمام بنی نوعِ انسان کی بھلائی اور سیرۃ و کردار سازی کے نقطۂ نظر سے تمام انسانوں کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کا انتظام"۔

دُعا اور صدقات کی خاص تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ

خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دَور کے آغاز ہی سے تبلیغِ اسلام اور اشاعت قرآنِ حکیم کے میدان میں جماعت کا قدم بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ کی مؤیّد من اللہ قیادت کا نتیجہ ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی جملہ تحریکات پر لبّیک کہنے اور حضوُر کے ارشاداتِ عالیہ پر دِل و جان سے عمل پیرا ہونے اور حضور کی ہدایات پر آگے بڑھنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔

ایسی حالت میں ہر مخلص احمدی کا فرض قرار پاتا ہے کہ اپنے محبُوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عُمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔ الہامِ الٰہی میں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "یحییٰ" استعمال کیا گیا ہے جو مُوجبِ تسکین ہے۔ تاہم حال ہی میں بعض دوستوں کی طرف سے کچھ مُنذر خوابیں دیکھنے کی اطلاع ملی ہے۔ اس لئے میں اِس اِعلان کے ذریعہ احبابِ جماعت کو حضوُر انور کے حق میں خُصُوصی دُعا کرنے اور صدقات دینے کی خاص تحریک کرتا ہُوں۔

اللہ تعالیٰ حاسدوں کے حسد اور شریروں کی شرارت سے ہمارے محبوب امام ہمام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور حضور کی کامیاب قیادت میں جماعت کو خدماتِ دینیہ کی ہر مہم میں بڑھ چڑھ کر کامیاب و کامران فرماتا چلا جائے۔ اٰمین

خاکسار: مرزا وسیم احمد

صد سالہ جشن کے متعلق

اخبار بدر کا پرچہ نہ ملنے پر دوبارہ طلب کریں!

۳۱ جنوری کے پرچہ بدر میں سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ رُوح پرور خطاب شائع ہوچکا ہے جو حضوُر نے اس سال ربوہ کے جلسہ سالانہ پر جماعت سے فرمایا — جس میں حضور نے جماعت کے صد سالہ جشن — اور توسیع تبلیغ اسلام و اشاعتِ قرآن کا سولہ سالہ **عظیم منصوبہ** کا خلاصہ جماعت کے سامنے رکھ کر ۲½ کروڑ روپیہ "چندہ جشن فنڈ" کی تحریک فرمائی ہے — اگر آپ کو یہ پرچہ نہ ملا ہو تو دفتر بدر کو لکھ کر دوبارہ مفت طلب کریں اور اس تحریک کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کرکے جلد اپنا وعدہ دفتر بیت المال آمد میں ارسال کریں۔

(ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کی عالمگیر ہمدردئ انسانیت

اور

اخبار "آئینہ" سونگڑہ کے وساوس کا جواب

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

اخبار آئینہ سونگڑہ کے جواب میں، ہم نے ایک گذشتہ قسط میں غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ یہ بتائی تھی کہ وہ مامور من اللہ کے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے منکرین کا جنازہ پڑھنے سے مومنین کی جماعت کو روک دیا ہوا ہے۔ اور ان دونوں فریقوں میں امتیاز رکھا ہے۔ مخالفین کا گروہ مومنین کے گروہ کے برابر نہیں قرار دیا جا سکتا آج کی قسط میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ منکرین کے جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ یوں بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے جملہ افراد رات دن ان منکرین کی ہدایت و بہبودی کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں ان میں سے کچھ لوگوں کے متعلق ہماری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور راہ ہدایت پر آ جاتے ہیں اور اپنی عاقبت سنوار لیتے ہیں۔ ان کے لئے جنازہ کی دعائیں بھی کارگر ہوتی ہیں اور بعد کی دعائیں ان کے مدارج بڑھانے کا باعث بنتی رہتی ہیں۔ مگر جن منکرین کو جماعت احمدیہ کی متواتر مسلسل دعائیں ان کی زندگی میں فائدہ نہیں پہنچاتیں۔ اور وہ خود بھی ہدایت پانے کی راہوں سے اپنے آپ کو محروم رکھتے ہیں ان کا مستحق دعائیں مستحق رہ دیں بھی ان کو ہدایت کی طرف لانے میں ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ دنیا میں مامور وقت کی شناخت سے محروم رہتے ہیں اور ہدایت نہیں پاتے۔ ایسے منکرین کی وفات کے بعد جبکہ ان پر ہدایت کے راستے بکلی مسدود ہو چکے ہیں جماعت احمدیہ کی نماز جنازہ میں دعائیں بے محل بات بن جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ قرآنی تعلیم و مامور وقت کی ہدایات کے تحت ساری دنیا کی ہمدرد و خیر خواہ اور اسکی بہتری و بہبودی میں مصروف عمل ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ دنیا کا کوئی بھی فرد بشر ہدایت سے محروم رہے۔ وہ تو ہر وقت عملی جد و جہد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے حضور دعاؤں میں مصروف ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور سب سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائے۔ اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی ان سے ناراض نہ ہو اور دین و دنیا کی خوشیاں دکھائے اگر ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کی مسلسل اور لگاتار دعاؤں کے باوجود کوئی خدا تعالیٰ کی رضا کی طرف نہیں آتا۔ اور اس کے مامور کو نہیں مانتا۔ اور تاریکی و ظلمت میں مبتلا رہتا ہے۔ تو ایسے شخص کو اس کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی دعائیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتیں خدا تعالیٰ نے ایسے منکرین کا معاملہ اگر اپنے ہاتھ میں نہ رکھا ہوتا اور ان کو مومنوں سے الگ نہ کیا ہوتا۔ تو جماعت احمدیہ یقیناً ان کی موت کے بعد بھی ان کے لئے اپنی دعاؤں سے کبھی محروم نہ ہوتی بلکہ اسے ایک نیکی اور ثواب کا کام سمجھ کر پورے ذوق و شوق سے ادا کرتی اور اس پر فخر کرتی مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت نہیں کیونکہ جو منکرین وفات پا جاتے ہیں، وہ خود اپنی گمراہی پر مہر لگا جاتے ہیں اور وہ مزید دعاؤں کے ہرگز مستحق نہیں رہتے۔ ان کی زندگی تو توقع ہوتی ہے کہ وہ مامور زمانہ کو قبول کر لیں گے اس لئے ان کے لئے برابر دعائیں جاری رکھی جاتی ہیں مگر جب وہ اپنے انکار پر اصرار جاری رکھ کر ایمان سے محروم مر جاتے ہیں اور اس میں انہیں کا اپنا قصور ہے تو پھر مرنے کے بعد وہ کس طرح مومنین کی دعاؤں کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ یہ محرومی بھی دراصل ان کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے ورنہ کوئی اور وجہ نہ تھی کہ ساری عمر دعائیں کرنے والی جماعت ان کی وفات کے بعد بھی ان کے لئے ایک دفعہ مزید دعا نہ کرتی جیسے زندہ پودا پانی کا محتاج ہوتا ہے اسے پانی دیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ مرجاتا ہے اور اکھڑ جاتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے تو پانی دینا اسے کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا یہی حال انسانی زندگی کا ہے ایمان کی حالت میں اسے دعائیں فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور ایمان پیدا کرنے کا باعث بھی بنتی ہیں۔ لیکن جب موقع ہاتھ سے جاتا رہے تو کوئی چیز بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی موت کے بعد معاملہ بس خدا تعالیٰ سے جا پڑتا ہے وہی جانتا ہے کہ اس سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ اگر وہ باوجود عدم ایمان کے کسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے رحم کا مستحق ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ بغیر کسی کی دعاؤں کے خود ہی رحم فرمائے گا۔ اور اگر خدا کا فیصلہ اس کے بارہ میں کچھ اور ہے تو پیچھے ہزار دعائیں اس کے لئے ہوں وہ خدا تعالیٰ کے رحم سے محروم اور اس کے غضب کا مورد ہونے سے بچ نہیں سکتا۔

پس غیر احمدی مسلمانوں کو احمدیوں پر شکوہ کرنے کے بجائے خود اپنے اوپر شکوہ کرنا چاہئے کہ وہ کیوں مامور من اللہ کی شناخت و قبولیت سے محروم جاتے ہیں اور ضروریات زمانہ و عقل و روحانی دلائل و بینات سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بناتے ہیں کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو شناخت کے لئے عقل نہیں دی کیا تحقیق کے لئے وقت نہیں دیا کیا دعاؤں کے لئے سامان پیدا نہیں کیا ... چل کر یا سوار ہو کر موقعہ پر پہنچ کر آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ عطا نہیں فرمایا۔ اس نے تو سب کچھ عطا فرمایا مگر انسان خود ہی اپنے آپ کو محروم و بے نصیب رکھتا ہے۔

پس اے برادران اسلام صرف احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں بستے ہوں کسی بھی زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں ہر وقت اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتے ہیں اس دعا میں احمدی مسلمان و دیگر مسلمان ہندو سکھ عیسائی بدھ مت والے اور دیگر مذاہب کے لوگ اور دہریہ تک بھی شامل ہیں سب کی ہدایت کے لئے یہ دعا رات دن تک جاری ہے۔ مسجدوں اور گھروں میں بس رات دن اسی پر زور ہے گویا ہم ہر ایک کو تباہی سے بچانے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل ہونے کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں اور یہ سلسلہ منکرین کی زندگی کے آخری سانس تک جاری ہے۔ ایسی ہمدردی و خیر خواہی کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ آخر آپ بھی تو اپنا فرض پہچانیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے نجات دہندہ کی شناخت کر کے اس کا دامن تھام لیں تا آپ کا بیڑا پار ہو۔ اس کے بغیر آپ حضرات کے لئے احمدیوں کی طرف سے جنازہ پڑھا جانا کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ آپ کے حالات، نیتوں، ارادوں اور اعمال کو جانتا ہے۔ وہی آپ کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا آپ نجات کے مستحق ہیں یا نہیں! اس کی حالت کے بارہ میں — ولا معقب لحکمہ قرآن میں وارد ہوا ہے۔ اور ...

ضروری اعلان

دفتر دار القضاء قادیان کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ حافظ عبد العزیز صاحب درویش مرحوم کا ترکہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم اور ان کے ورثاء میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اگر کسی نے حافظ صاحب سے قرضہ لینا ہو یا ان کا دینا ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر مطالبہ کر کے حق لے دے سکتا ہے ÷

(ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

خاکسار کے ہم زلف شیخ فقیر محمد صاحب ساکن سنجوری ضلع بالا سور اڑیسہ کی آنکھوں میں موتیا بند ہو گیا ہے۔ کامیاب اپریشن کئے گئے تمام احباب ... ... خدمت میں درخواست ہے عارضہ قلب (؟) میں بھی گرفتار ہیں نیز معمر اور کمزور ہیں اس لئے بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ÷

خاکسار گل محمد شاہ احمدی

کی روشنی سے منور کرنے کے لئے ذرائع اختیار کرے۔ وباللہ التوفیق ؛

اسلام کی اخلاقی و روحانی تعلیم پر

گورنمنٹ کالج کرم سر (نزد لدھیانہ) میں احمدی مبلغ کی کامیاب تقریر

تعلیم یافتہ طبقہ بالخصوص نوجوان اسلام کی تعلیمات سے بہت دلچسپی رکھتے اور توجہ سے سنتے ہیں

لیکچر کے لئے جماعت کو دعوت نامہ

ماہ دسمبر ۷۲ء میں گورنمنٹ کالج کرم سر ضلع لدھیانہ کے پرنسپل صاحب کی طرف سے محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام ایک دعوت نامہ آیا کہ کالج کے طلباء میں تعلیمی اخلاقی و روحانی شوق پیدا کرنے کے لئے تقاریر کا ایک سلسلہ ہم نے شروع کیا ہے۔ اس لئے مورخہ ۱۶ر جنوری کو آپ ایک اپنا مقرر بھجوا دیں۔ چنانچہ محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ اس موقعہ پر اپنے ساتھ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب کو لے جا کر تقریر کی جائے

قادیان سے روانگی

حسب ہدایت مورخہ ۱۵ر جنوری کی دوپہر کو خاکسار اور مکرم گیانی صاحب موصوف لدھیانہ کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً نو بجے شب ہم لدھیانہ پہنچے جہاں رات ایک ہوٹل میں قیام کرنا پڑا۔ وہاں پر معلوم ہوا کہ لدھیانہ سے قریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں دراہ صاحب ہے۔ وہیں پر ایک گوردوارہ ہے اور اس کے کچھ فاصلہ پر کرم سر گورنمنٹ کالج ہے۔ چنانچہ ہم ۱۶ر جنوری کی صبح بذریعہ بس کرم سر کے لئے روانہ ہوئے اور پونے دس بجے کالج میں پہنچ گئے۔

کالج سٹاف سے اسلامی تعلیمات پر تبادلہ خیالات

کالج میں ابھی پرنسپل صاحب تشریف نہیں لائے تھے۔ اس لئے وہاں پر موجود پروفیسر صاحبان نے دھوپ میں کرسیاں لگا دیں اور سب وہاں بیٹھ گئے۔ ہم اپنے ساتھ کچھ لٹریچر لائبریری کے لئے خاص طور پر لے گئے تھے اور کچھ لٹریچر بھی تقسیم کے لئے ساتھ تھا۔ پونے دس بجے سے لے کر قریباً ڈیڑھ بجے دوپہر تک مختلف پروفیسر صاحبان سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں بہت ہی خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس میں کچھ تو ہم نے اسلام اور احمدیت کے عقائد اور بنیادی تعلیمات کی وضاحت کی بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ آپ کے عالمگیر مشن اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت، جماعت کی تبلیغی پالیسی اور خالص مذہبی جماعت ہونے اور جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے قیام اور خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف تفصیلاً کروایا گیا۔ اور ساتھ ہی بعض ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا جو اسلام سے متعلق عام غیر مسلموں میں پائی جاتی ہیں تعدد ازدواج کے بارے میں سوال کیا گیا تو قرآن مجید کی روشنی میں جملہ شرائط اور احکام تفصیلاً بتائے گئے۔ اسی طرح پردہ سے متعلق صحیح اسلامی نقطہ نظر اور اسلام میں عورت کے مقام پر بھی تفصیلاً روشنی ڈالی گئی۔ نیز اسلام کے بڑے فرقے شیعہ اور سنی اور پھر جماعت احمدیہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کے درمیان فرق واضح کیا گیا۔ شادی بیاہ کا اسلامی طریق، حق مہر اور جہیز سے متعلق سوال کو بھی پوری وضاحت سے بیان کیا گیا۔ تعلق باللہ کے بارے میں اسلامی نظریہ استجابت دعا اور ذکر کے اسلامی اصول وغیرہ امور پر بھی حاصل روشنی ڈالی گئی جس سے بفضلہ تعالیٰ اکثر پروفیسر صاحبان متاثر ہوئے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ آج ہمیں اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ نیز یہ کہ جماعت احمدیہ کے اصول واقعی موجودہ زمانے میں نہایت اعلیٰ اصول ہیں اسلام سے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔

جماعت کے لٹریچر کو انہوں نے بڑے شوق سے قبول کیا اس کالج میں اٹھارہ پروفیسر ہیں اور کل طلباء چار سو ہیں چنانچہ پنجابی اور انگریزی کا لٹریچر علیحدہ علیحدہ سیٹ (Set) بنا کر ہر ایک پروفیسر کو دیا گیا اور جب لائبریری کے لئے یہ جماعتی کتب کو انہوں نے دیکھا تو اور بھی خوش ہوئے۔ خصوصاً انگریزی ترجمۃ القرآن کو دیکھ کر تین پروفیسر صاحبان نے خواہش کی کہ ان کے نام قادیان سے ایک ایک قرآن مجید بذریعہ وی۔ پی بھجوایا جائے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کا قریبی مطالعہ کرنے کا انہیں از حد شوق ہے۔ دوران گفتگو اس امر پر بھی تفصیلاً روشنی ڈالی گئی کہ سکھ مذہب کا اسلام سے قریبی تعلق ہے۔ حضرت بابا نانک صاحبؒ کے مسلمان اولیاء کے مزارات پر چلہ کشی کے واقعات اور سفر حج وغیرہ امور جب بیان کئے گئے تو انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی سکھ مذہب پر اسلام کا گہرا اثر ہے۔

کالج گراؤنڈ میں جلسے کا انتظام

اسی اثناء میں پرنسپل صاحب بھی تشریف لے آئے تھے انہوں نے ذکر کیا کہ گذشتہ دو دن کالج بند رہا تھا۔ جس کی وجہ سے پنجابی یونیورسٹی کے جو امتحان ہو رہے ہیں ان کے بعض پرچے بھی متاثر ہو گئے ہیں چنانچہ آج بھی پرچہ ہو رہا ہے لیکن یہ صورت ہم کریں گے کہ بجائے ہال کے سٹاف اور امتحان نہ دینے والے طلباء جمع ہو جائیں گے ایک بجے جلسہ شروع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی اثناء میں امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء بھی شریک ہوتے جائیں گے تقریر کے سلسلہ میں جب ان سے استفسار کیا گیا کہ موضوع تھوڑا تھوڑا بتائیں تو انہوں نے کہا کہ گیانی صاحب گرنتھ صاحب کی روشنی میں تقریر کریں اور خاکسار اسلامی اصول کے سلسلہ میں تقریر کرے پرنسپل صاحب نے ہنس کر کہا اور پروفیسر صاحبان نے بھی اس امر پر زور دیا کہ گرنتھ صاحب تو ہمارے گھر کی چیز ہے ہم تو روزانہ ہی سنتے رہتے ہیں۔ اس لئے آپ صرف اسلام سے متعلق اخلاقی تعلیم کو بیان کریں، جو ہمارے لئے نئی چیز ہوگی اس سے ہمیں یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ موجودہ زمانے میں اسلام کو جاننے کے لئے اور اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کا ایک ... شوق ان کے اندر پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ ان حالات سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر شخص کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کے لئے ذرائع اختیار کرے۔

مبلغ کی پنجابی زبان میں تقریر اور اس کا غیر معمولی اثر

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خاکسار نے پرنسپل صاحب اور جملہ پروفیسر صاحبان کے سامنے اس امر کا اظہار کیا کہ میں یوں تو عام طور پر پنجابی میں گفتگو کر لیتا ہوں۔ لیکن پنجابی میں تقریر کرنے کی مشق نہیں ہے۔ اس لئے آسان ہندی اور اردو میں کروں گا۔ تو انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ نہیں جس طرح آپ ہمیں پنجابی میں بولیں یہی زیادہ بہتر ہوگا۔ چنانچہ خاکسار نے خدا تعالیٰ کی توفیق سے پہلی بار پنجابی میں تقریر کی۔

جلسہ کا انتظام کالج کے وسیع گراسی پلاٹ میں سٹیج اور کرسیاں لگا کر کیا گیا تھا۔ صدارت خود پرنسپل صاحب ہی نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر امرجیت سنگھ صاحب نے ادا کئے انہوں نے ابتداء میں ہمارا تعارف کرایا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کے مبلغانہ کام پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے خاکسار کو تقریر کرنے کے لئے کہا۔

تقریر کا خلاصہ

خاکسار نے تقریر کی ابتداء میں اسلام و بانی اسلام کا مختصر تعارف کرانے کے بعد جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا بھی تعارف کرایا۔ اس کے قیام کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی بیان کرنے کے بعد قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اس امر کو تفصیلاً بیان کیا کہ ہر قوم و ملک اور ہر اقلیم میں اللہ کے نبی رشی منی اور اوتار آتے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ موجودہ زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دنیا کو یہ بتایا کہ خدا نے مجھے ہر قوم کی طرف مامور بنا کر بھیجا ہے۔ اور خدا سے میرا زندہ تعلق ہے۔

ازاں بعد خاکسار نے اسلام کی اخلاقی تعلیم کو تفصیلاً بیان کیا جس میں سب سے پہلے اسلام کے اس نظریہ کو پیش کیا گیا کہ جنت کی ہستی پر انسان کو ایمان اور یقین ہو کہ وہ ہر لحظہ ہماری نگرانی کر رہا ہے ... کی بخشش جاتی ہے۔ اس ... میں اقتباس کے فوائد ... ہوئے بتایا کہ بانی اسلام نے ... کہ ... عبادت ... [illegible]

[illegible] ... بیں ... رتبہ ... [illegible]

... بتا ... کہ خدا تعالیٰ ... [illegible]

اسی طرح خاکسار نے ... امر پر ... روشنی ڈالی کہ ... [illegible]

اپنا خود ساختہ نظام اخلاق رائج کرنا چاہا وہاں اخلاق کی انتہائی گراوٹ آ گئی ۔ اور اس ... بربریت نے جنم لیا اس لئے ... بڑی چیز اسلام جو پیش کرتا ہے وہ یہ کہ ہم اپنی مرضی سے خدا کو راضی نہیں ... بلکہ اس کی اپنی مرضی کا ہمیں علم ہونا چاہیئے ۔ اور یہ چیز شریعت کے بغیر ممکن نہیں ۔ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہم خدا ... کے سامنے اپنے اعمال کے ... ہیں ۔ یہ تعلیم دے کر بھی اسلام نے ... کی جڑ کاٹ دینے کا ایک بہترین ذریعہ ... کیا ہے ۔

اس کے بعد اسلامی نظام اخلاق کے اس نظریہ کو پیش کیا کہ اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ حلال اور پاکیزہ چیزیں غذا جس کے نتیجہ میں اچھے کام کرنے کی توفیق ملتی ہے ۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے چوری رشوت ... کورپشن، چور بازاری اور ظلم اسی طرح ملاوٹ کرنے وغیرہ سے متعلق موجودہ حالات اور اس کا روحانیت پر اثر ... بیان کر کے اسلام کی تعلیم کا حسن اجاگر کیا

وقت کے تقاضے سے متعلق اسلام کی تعلیم غض بصر کو خصوصاً پیش کر کے موجودہ ماحول اور خاص طور پر فلم بینی اور اس کے برے اثرات کا ایک تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسلامی اصول کو اپنانے کی اپیل کی ۔ اور جماعت احمدیہ کی اس خصوصیت کو بیان کیا کہ جماعت کے افراد سینما بینی کو برا سمجھتے ہوئے اس سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ ہمارے امام نے ہم کو اس سے منع کیا ہے ۔ یہاں خاکسار نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ بے شک فلم ایک مفید ایجاد ہے ۔ مگر آجکل اس کو غلط رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے

اسی طرح اسلام کی اس تعلیم کو بھی پوری وضاحت سے پیش کیا کہ ہمیں اپنے فرائض پوری دیانت داری سے ادا کرنے چاہئیں ۔ بجائے حق مانگنے کے فرض نبھایا جائے تو معاشرہ کی بہت سی خرابیاں خود بخود دور ہو جاتی ہیں ۔ اور ہڑتالوں وغیرہ کی نوبت ہی نہیں آتی ۔ اس ضمن میں ہڑتالوں کی موجودہ طریق کار پر تنقید کرتے ہوئے بتلایا کہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ درست نہیں ہے ۔ اور ہم جماعت احمدیہ کے افراد ہمیشہ ہی اسٹرائیک اور ہڑتالوں سے اجتناب کرتے ہیں ۔ یہ بھی ہمارا قومی کیریکٹر ہے اس سلسلہ میں طلباء کو خاص طور پر اس امر کی اپیل کی کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق طلباء قوم کے ستون بننے والے ہوتے ہیں ان لئے پوری محنت سے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ کل کے دن وہ ملک و ملت کی بہترین خدمات بجا لا سکیں ۔

اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے، خاکسار نے اس امر کو بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیا کہ انسان جب دنیا میں آتا ہے ۔ تو اس کے تعلقات کا دائرہ ماں باپ وغیرہ سے بڑھتا ہوا وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اسلام یہ چاہتا ہے کہ وہ بہترین بیٹا بہترین بھائی ۔ بہترین رشتہ دار بہترین پڑوسی ۔ اور بہترین کارگزاری دکھانے والا بہترین شہری بنے ۔ یہی اسلامی اخلاق کے اصول کا خلاصہ ہے اس کے نتیجہ میں دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے ۔ اسلام نے دراصل فطری جذبات کو کنٹرول کیا ہے اس کی مثال بھاپ کی سی ہے کہ جب تک وہ کھلی ہوتی ہے کوئی اثر پیدا نہیں کرتی لیکن اسی بھاپ کو جب ہم کنٹرول کرتے ہیں ۔ اور ایک جگہ بند کر دیتے ہیں تو وہی ایک عظیم طاقت بن جاتی ہے ۔ اسی طرح پر اسلام بھی فطری جذبات کو کنٹرول کر کے روحانی طاقت پیدا کرنا چاہتا ہے ۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے ۔

حرفِ آخر اور شکریہ

آخر میں خاکسار نے جناب پرنسپل صاحب اور کالج کے سٹاف کا نیز طلباء کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمیں خاص طور پر بلایا اور پھر بہت ہی توجہ سے اسلام کی باتیں سنیں ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔ یہ تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی ۔

گیانی صاحب کی تقریر

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نے بھی پانچ منٹ کی ایک مختصر تقریر کی جس میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ جی کے کچھ شبد خوش الحانی سے پڑھ کر اس کا مفہوم بیان کیا کہ پھلدار ٹہنی ہمیشہ جھکی رہتی ہے اور بے ثمر ڈال اکڑی کھڑی رہتی ہے ۔ اس لئے انکساری اختیار کرنی چاہیئے اور تکبر سے دور رہنا چاہیئے ۔

کالج اسٹاف کی طرف سے جماعت کا شکریہ اور جماعت کی خوبی کا اعتراف

بعد ازیں پروفیسر امر جیت سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ اور مقررین کا بے حد ممنونیت سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ مذاہب میں اخلاق کے اکثر اصول مشترک ہیں ۔ لیکن ہمیں کچھ باتیں آج نئی معلوم ہوئی ہیں مثال کے طور پر یہ کہ اسلام نے اس بارے میں بڑی مؤثر تعلیم دی ہے کہ غذا کا بھی اخلاق پر اثر ہوتا ہے اسی طرح تقریر پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف تمام بانیان مذاہب کے احترام کا عقیدہ ہی رکھتی ہے بلکہ عملاً وہ دوسرے مذاہب کی کتابوں کو پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتی ہے ۔ اس کا عملی نمونہ آپ نے ابھی دیکھ لیا کہ مولوی صاحب کی ... تقریر کے بعد گیانی عبد اللطیف صاحب نے کتنی عمدگی سے گرنتھ صاحب کے شبد کا گائن کیا اور اس کا مطلب سمجھایا ۔ میرے خیال میں ہمارے اندر تو ایسا کوئی بھی نہیں کہ جو ان کی مقدس کتاب قرآن کی کوئی آیت ہی پڑھ سکے ان خیالات کے ساتھ انہوں نے ہمارا اور جماعت احمدیہ کا مزید شکریہ ادا کیا ۔

پرنسپل صاحب کا خطاب

آخر میں پرنسپل صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا کہ موجودہ زمانے میں اپنے خیال کے مطابق دیانتداری سے اپنا فرض نبھانے ہی کو بڑی عبادت قرار دیا ہے ۔ سٹرائیک وغیرہ سے متعلق خاکسار کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے طلباء کو نصائح کیں اور انہوں نے بھی ہمارا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا ۔

کامیاب واپسی

جلسہ تقریباً پونے تین بجے ختم ہوا جس کے بعد ہم لوگ واپس روانہ ہوئے کالج کے تمام اسٹاف نے ہم سے بہت محبت کا سلوک کیا اور آخر میں اس امر پر تاسف کا اظہار کیا کہ امتحان کی وجہ سے پورے طلباء تقریب میں نہ آ سکے ورنہ ایسی تقریب سے ہم کسی طالب علم کو محروم نہیں رکھنا چاہتے آئندہ جب ہمارا پروگرام ہوگا تو ہم اس کی تلافی کر دیں گے ـــــ اس تقریب کے بعد ہم ساڑھے چار بجے لدھیانہ پہنچے اور وہاں سے پانچ بجے بٹالہ کی بس میں سوار ہو کر رات ۹½ بجے بخیریت تمام قادیان پہنچ گئے ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔

کالج لائبریری کے لئے دی گئی کتب کا تحفہ

لدھیانہ روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے گورنمنٹ کالج کرم سر (نزد لدھیانہ) کے لئے چند قیمتی کتب لائبریری میں رکھوانے کے لئے تحفۃً عطا فرمائیں ۔ چنانچہ وہ جملہ کتب پرنسپل صاحب کے ذریعہ لائبریری کے سپرد کی گئیں ۔ جنہیں کالج کے ادارہ نے بہت شکریہ اور خوشی کے ساتھ قبول کیا مذکورہ کتابوں کی فہرست حسب ذیل ہے ۔

(۱) قرآن مجید انگریزی
(۲) اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی)
(۳) احمدیت یعنی حقیقی اسلام (")
(۴) دی ہولی پروفٹ محمدؐ
(۵) این انٹرپریٹیشن آف اسلام
(۶) دی لائف آف محمدؐ
(۷) اسے نیو ورلڈ آرڈر آف اسلام
(۸) دی اکانومک سٹرکچر آف اسلامک سوسائٹی
(۹) حضرت محمدؐ صاحب کا پوتر جیون (ہندی)
(۱۰) اسلام دھرم کی وشیش بھوشی
(۱۱) احمدیت (انگریزی) (۱۲) جو نویں پھل (گورمکھی)
(۱۳) حضرت گورو نانک جی کا فلسفۂ توحید (")

خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

"جشن فنڈ" کے لئے مخلصانہ وعدے

"جشن فنڈ" کی نہایت عظیم الشان تحریک شائع ہوتے ہی بیرونی جماعتوں کی طرف سے وعدے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں جماعت قادیان نے اب تک ایک لاکھ پچیس ہزار کے وعدے پیش کئے ہیں بیرونی جماعتوں میں سے ایک دوست نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کا وعدہ بھجوایا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر جس میں اس نہایت اہم تحریک پر روشنی ڈالی گئی ہے بدر ۳۱-۱-۷۴ میں شائع ہو چکی ہے تمام عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدوں کی فہرستیں جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

سکھ مذہب میں حضرت امام مہدیؑ سے متعلق پیشگوئیاں

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے ٭ سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ

موجودہ زمانہ کی حالت

آج سے زمانہ میں جسقدر لادینیت کا دَور دورہ ہے اور لوگ برائیوں میں حد سے زیادہ الجھے ہوئے ہیں۔ اس کی مثال دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔ خداتعالےٰ جس نے اس کائنات عالم کو پیدا کیا ہے اس کو تو انسان بھول ہی چکا ہے۔ اس زمانہ کی ابتر حالت ہونے کے متعلق جو پیشگوئیاں سکھ مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک پیشگوئی یوں درج ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے جبکہ:-

دھندکار جو ورتسی نہ ہندو نہ مسلمان
رام رحیم نہ جان سن نہ کو کہے کلام
نہ گائتری نہ ترپون نہ فاتحہ نہ درود
نہ تیرتھ نہ دیہورا نہ دیوی کی بلوح

آج مسلمان ہندو بلکہ ہر مذہب کے لوگوں کی حالت یکساں ہے۔ اور انسانیت سوز کردار نے انسانیت کو حیوانیت سے زیادہ تر بدتر کر دیا ہے۔ اور زمانہ کی ابتر حالت سے ہر شخص ہی نالاں ہے۔ جس کا چرچا اخبارات میں عام ہوتا رہتا ہے اخبار "پرتاپ" ۲۷ر فروری ۱۹۷۲ میں ایک نظم بعنوان "اُف آدمی میں خوئے شرافت نہیں رہی" شائع ہوئی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

دنیا میں اب خلوص کی قیمت نہیں رہی
اب آدمی میں خوئے مروت نہیں رہی
بدنام اس کے نام کو ہم کر رہے ہیں آج
افسوس سے کسی میں محبت نہیں رہی
ہے دور دورہ مکر و ریا و فریب کا
اُف آدمی میں خوئے شرافت نہیں رہی
ہر ایک طرف ہے جھوٹ ہی کا بول بالا آج
بزم جہاں میں قدر صداقت نہیں رہی
اخلاق کی حدود سے سب ہی گزر گئے
دنیا میں اب کسی سے عقیدت نہیں رہی

ایسے زمانہ میں ضروری تھا کہ کوئی مصلح ربانی آتا جو دنیا کو ازسر نو خدا کی طرف بلاتا۔ اور لوگوں کی ابتر حالت کو بدل دیتا چنانچہ جہاں سکھ مذہب میں اس وقت کی ابتر حالت کے متعلق پیشگوئیاں درج ہیں؛ وہاں اس زمانے کی اصلاح کے لئے سری گورو بابا نانک جی مہاراج اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے ایک مصلح کی آمد سے متعلق بھی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جو آکر لوگوں کی اصلاح کرے گا

مُصلح ربّانی سے متعلق پیشگوئیاں

سب سے پہلے قارئین کے سامنے حضرت بابا نانک جی مہاراج کی پیشگوئیاں درج کرتا ہوں۔

آون اٹھترے جان ستانویں ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلہ
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائیسی سچ کی بیلا
(تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۷۲۳)

اس پیشگوئی کے شروع میں حضرت باباجیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھوشیہ بانی یا پیشگوئی میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کے مطابق اس کے پیچھے پیچھے چلتے جانا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے جیسی میں آوے خصم کی بانی تیسڑا کرے گیانی لالو جب اس پیشگوئی پر غور و فکر کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نے دو انقلابوں کا ذکر اس میں بیان فرمایا ہے۔ ایک انقلاب تو وہ جو آون اٹھترے جان ستانویں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ مغلوں کی بادشاہت کے آغاز اور اختتام سے متعلق ہے کہ ۱۵۷۸ میں آئے تھے اور سن ۱۷۹۷ء کو ان کی بادشاہت دنیا ختم ہو جائے گی اس پر تمام سکھ ودوان متفق ہیں۔ لیکن "ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلہ" قابل غور ہے۔ یعنی دوسرے انقلاب کا موجب مرد کا چیلہ ہوگا۔ پھر اس مرد کے چیلہ والی پیشگوئی کو مغلوں کے راج کے آغاز اور اختتام والی آکاش بانی کے ساتھ بیان کرنا خالی از مصلحت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس میں یہ مصلحت کار فرما ہے کہ مغل راج جب ختم ہو جائے گا تو پھر ایک مغل ہی پیدا ہوگا۔ جو کہ مرد کا چیلہ ہوگا یعنی اس کو خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت شامل حال ہوگی وہ دوسرا انقلاب پیدا کرے گا اور دنیا پر سے گمراہی کو ختم کر کے امن شانتی اور صلح کی تعلیم دے گا۔ اور لوگوں کو اپنے مولا حقیقی کی طرف جھکنے کی ترغیب دلائے گا۔ مذکورہ بالا وضاحت کی تائید حضرت گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے بھی فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جگ ایس ریت چلائے
سرا تر پتر پھرائے
سب لوگ آپن مانت
ترآکھ اور نہ آنت
تہہ کال پرکھ جنیست
نہہ دیو جا نینت
تب کال دیو رسائے
اک اور پرکھ بنائے
رچیاس مہدی میر
رسیونت ہاتھ جمیر
تبہ توں بدھو کیس
پن آپ مگتلیس!
جگ جیت آپ نہ کہیں
سب انت کال اوھین
ایہہ بھانت پورن سدھار
بیتے چو بیسے اوتار

(اتی سری بچتر ناٹک گرنتھ چوبیس اوتار برنن سماپت دسم گرنتھ صفحہ ۵۴۹)

یعنی جب لوگ گناہوں میں حد سے بڑھ جائیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کو بھول جائیں گے۔ ایسے وقت میں پرماتما ایک پرکھ (بندہ) مبعوث کرے گا اور دنیا میں امن شانتی اور انصاف قائم کرے گا نیز آپ نے "ایہہ بھانت پورن سدھار بیتے چوبیسے اوتار" بیان فرما کر اس امر کی بھی وضاحت بیان فرما دی کہ نہہ کلنک اور مہدی میر ایک ہی وجود ہوں گے۔ کوئی دو وجود نہیں ہوں گے اور یہی عقیدہ ہمارے ہندو بھائی بھی رکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

نہہ کلنک اوتار آ اے امام دو جہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح
تو شہ سگان ایتی تو شمندانہ ظہور
(ویر بھارت کرشن نمبر اگست ۱۹۳۴ء)

نیز گوربانی میں نہہ کلنک اوتار کے بارے میں ایک اور نشانی بیان ہوئی ہے کہ

ہنہ کلنک بجی ڈنک چڑھ دل سندجیو
(گورو گرنتھ کا صفحہ ۱۳۹۰)

گورو گرنتھ صاحب کے اس واکیہ کی تشریح کرتے ہوئے سکھوں کے مشہور ودوان بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی فرماتے ہیں نہہ کلنک جب آئے گا تاں بڑا ڈنکا بجے گا تیرتھ کا آتھی دھویا ڈنکے بجے گا تاں دل میں چڑھے گا رونق سورج تے چندرما بیناں (مددگار) ہوئے گا وار دہی اوہاں تے اندما ستاچل تک دل چڑھے گا:
(جگت بانی سٹیک صفحہ ۱۵۳۵)

خلاصہ اس نشانی کا یہ ہے کہ نہہ کلنک مبعوث ہوں گے تو وہ اپنے مشن کی تبلیغ کو ڈنکے کی چوٹ سے یعنی بغیر کسی گھبراہٹ کے کرے گا اور اس کے مددگار سورج اور چاند ہوں گے اور وہ اپنے مشن کو پھیلانے میں مستقل مزاجی سے کام لے گا۔ جس طرح کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آنے والا مہدی میر بڑا ... اور مستقل مزاج ہوگا۔ اب اس نشانی کو اگر آنحضرتؐ کی بتائی ہوئی روشنی میں دیکھیں تو اس کے معنے بالکل واضح ہو جاتے ہیں کہ سورج اور چاند اس کی مدد کریں گے ملاحظہ فرمائیں۔

"ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنکسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق السموٰت والارض"

یعنی امام مہدی کی شناخت کیلئے دو نشانیاں ہیں چاند کو اول راتوں میں اور سورج کو درمیانی دن میں رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسی نشانیاں ہیں کہ جب سے زمین و آسمان خداتعالےٰ نے پیدا کئے ہیں ... زمانہ میں ایسا ظہور میں نہیں آیا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب مہدی میر یا نہہ کلنک اوتار پیدا ہوگا اس وقت چاند اور سورج اس کے مددگار اسی طرح ہو سکتے ہیں یعنی اس کی صداقت کے لئے بطور نشان ہوں گے۔

مرد کا چیلہ مہدی میر اور نہہ کلنک اوتار کون؟

جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے کہ مرد کا چیلہ مہدی میر اور نہہ کلنک اوتار ایک ہی وجود ہوں گے اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون ہے آج اس زمانہ میں اس کا ظہور ضروری تھا۔ چنانچہ بابا

نک کی ایک پیشگوئی جنم ساکھی بھائی بالا میں درج ہے۔ اس کی روشنی میں ہم یہ بات سمجھنے میں ہی کوئی دقت نہیں ہو سکتی کہ ایسا اوتار یا گورو جہاں آئے گا اس میں مقام کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

تکار، مردانے بچھیا گورو جی
کبیر بھگت بیہا کوئی ہور بھی ہوسیا
ہے سری گورو نانک آکھیا
مردانیا اک جٹیٹا ہوسی پر اسال
توں پچھ تو۔ اس تو لے ہوسی
پھر مردانے پچھیا جی کیڑے تھائیں
اپنے ملک وچ ہوسی تاں
ایہہ جی نے کہا مرزانیاں بٹالہ
... پرگنے وچ ہوسی مردانیا
زنکار دے بھگت سب اکو روپ
ہیندے ہن پر اوہ کبیر بھگت ناؤں
وڈا ہوسی۔

(جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ مفید عام پریس منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز)

اس پیشگوئی میں تو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے تمام شکوک کو دور کرتے ہوئے یہی ظاہر فرما دیا کہ وہ آنے والا گورو بٹالہ کے پرگنے میں آئے گا یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر صادق آتی ہیں

(۱) "مرد کا چیلہ" والی پیشگوئی "مہدی میر" کی پیشگوئی یہیں بتاتی ہے کہ آنے والا مغل ہوگا چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغل ہیں اور آپ کا دعویٰ ہے کہ میں مہدی ہوں۔

(۲) پھر حضرت گورو گوبند سنگھ جی نے ایک نشانی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

جگ جیت آپ نہ کہیں
سب انت کالی ادھیں

کہ مہدی میر کا سلسلہ روحانی اور مستقل ہوگا اور اس کا کام سب لوگوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنا ہوگا۔ اور وہ جھنڈا کون سا ہوگا۔ یعنی سب لوگوں کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرتے ہوئے باخدا انسان بنا دے گا اور اس کے زمانہ میں تمام فرقہ بندیوں کو ختم کرتے ہوئے سب جھگڑوں کو مٹا دیا جائے گا۔ چنانچہ آج امام مہدی کے شاگرد آپ کی تعلیم کے تحت دنیا کے کونے کونے میں یہ آواز بلند کر رہے ہیں

شری کرشن ساڈا تے رام ساڈا
مسلم اسی ہاں تے اسلام ساڈا
نانک تو عیسیٰ تے عیسیٰ تو ساڈا
... حضرت ... نام ساڈا

(۳) پھر جب مہدی میر آئے گا تو اس کے مددگار چاند اور سورج ہوں گے چنانچہ ۱۸۹۴ء میں چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگا گویا انہوں نے بھی آپ کی تائید اور تصدیق کرتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ آنے والا مہدی آچکا ہے

(۴) پھر آنے والا گورو بٹالہ کے پرگنے میں آئے گا۔ یہ بات بھی سورج کی طرح روشن ہے کہ قادیان جہاں آنے والا گورو یا مہدی میر پیدا ہوا وہ بٹالے کے پرگنہ میں ہی ہے۔

آخر میں ایک اور پیشگوئی درج کی جاتی ہے۔ جس میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شبہ کو بھی دور کرتے ہوئے تمام شکوک کا پردہ چاک کر دیا ہے آپ نے فرمایا آنے والے گورو کا جامہ مسلمان کا ہوگا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۴۰)

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی خود فرماتے ہیں

مامسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا!

ترجمہ یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں اور میرے گورو اور استاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ اسی سے پتہ چل گیا کہ آپ مسلمانی جامہ میں ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے "مرد کا چیلہ" ہونے کی بھی تشریح ہوگئی جس کے بارے میں پہلے پیشگوئی بیان ہو چکی ہے۔ اور آپ کے نام سے بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ آپ کا نام ہی بیان کر رہا ہے کہ آپ حضرت محمد صلعم کے چیلے ہیں الغرض یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی معہود علیہ السلام پر صادق آتی ہیں آخر پہ میں تمام ان بھائیوں سے دردمندانہ التجا کرتا ہوں جو حضرت بابا نانک جی مہاراج اور حضرت گورو گوبند سنگھ جی مہاراج سے محبت اور عقیدت کا دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کی پیشگوئیوں اور ربی آکاش بانی کی روشنی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی موعود آئے۔ اس لئے ہر فرد پر یہ واجب ہے کہ وہ غور و فکر کرے اور آنے والے مہدی پر ایمان لائے کیونکہ اس زمانہ میں جو گمراہی سے ہر طرف اندھیرا ہے وہ بغیر گورو کے ختم نہیں ہو سکتا خواہ سو چاند اور ایک ہزار سورج بھی طلوع ہو جائیں ملاحظہ فرمائیں۔

جے سو چند اگوے سورج چڑھے ہزار

اَدائیگی زکوٰۃ اور عُہدیداران جماعت کا فرض!

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے جسکی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے۔ لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔ مسائل زکوٰۃ کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکالیف دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقہ بھی دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص کا فرض ہے کہ وہ حضور کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کریں اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار کے بہنوئی مکرم سید بشیر احمد صاحب کٹکی مورخہ ۲۳ دسمبر ۷۳ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں جن دوستوں نے ہمارے اس صدمہ پر اظہار تعزیت کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

خاکسار سید محمود احمد کٹکی

اپنے چاہن ہو ندیاں اور بن گئو اندھار
(گورو گرنتھ صاحب وار آسا
شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۳)

میں اپنے بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اس ملک میں ہی وہ خوشگوار نہر بہہ رہی ہے جس سے ہم اپنی پیاس کو بجھا سکتے ہیں اور کتنا افسوس ہے کہ اس شخص پر جو نہر کے پاس بیٹھ کر پیاسا رہ جائے اور اب راحت اور آرام اس امام مہدی کی جماعت میں شامل ہو کر مل سکتا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے

اب اس گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

حضرت امام مہدی علیہ السلام خود فرماتے ہیں یاد رہے کہ جو شخص اترنے والا تھا وہ عین وقت پر اتر آیا اور آج تمام نوشتے پورے ہو گئے تمام نبیوں کی کتابیں اسی زمانے کا حوالہ دیتی ہیں ...... اب ان تمام نشانوں کے بعد جو مجھے رد کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو رد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کر رہا ہے اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے بہتر تھا (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۲)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہِ مارچ ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں ۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے ۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات و علمی مضامین سے محروم رہ جائیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔ آمین ۔

منیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۴ - ۱	عزیز احمد ولد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب	۱۵۱۲	مکرم سید عبد القدیر صاحب
۱۰۰۳	مکرم سید حمید الدین احمد صاحب	۱۵۱۷	" عبد الحفیظ صاحب
۱۰۲۳	" غفار خان صاحب	۱۵۲۵	" کے ۔ سی ۔ محمود صاحب
۱۰۲۸	" محمد عبد الغنی صاحب	۱۷۷۲	" حامد علی صاحب بھاگلپور
۱۰۴۲	" سید مدار صاحب	۱۷۹۶	" ایس ۔ این ۔ جمیل صاحب
۱۰۴۷	" عبد العظیم صاحب	۱۸۸۱	" عبد العزیز صاحب استاد
۱۰۶۱	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۹۴۳	" سید عبد القیوم صاحب
[illegible]	" سید گل محمد صاحب	۱۹۸۰	پریذیڈنٹ جماعت کینانور
۱۱۲۶	محترمہ برکت بی بی صاحبہ	۲۰۲۸	انجمن احمدیہ کلکتہ
۱۱۲۸	مکرم چاند پٹیل صاحب	۲۰۵۴	مکرم عبد العزیز صاحب
۱۱۸۰	" بشیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر	۲۰۵۵	" ایس ۔ زیڈ ۔ احمد صاحب
۱۲۰۰	" منور احمد خان صاحب	۲۰۹۴	محترمہ نگار فاطمہ صاحبہ
۱۲۲۲	" سیکرٹری جماعت آدی ناڈ	۲۲۴۴	مکرم محمد نثر صاحب ظہیر آباد
۱۲۲۶	" شیخ محمد لطیف صاحب	۲۲۷۱	" عبد الستار صاحب سورو
۱۲۷۱	" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب	۲۳۰۶	" ناصر احمد صاحب چنتہ کنٹہ
۱۲۸۴	" احسان اللہ صاحب ٹاٹک	۲۳۰۹	" عبد الرحمٰن صاحب ایم ایس سی
۱۲۸۶	" بشیر احمد صاحب پربھنی ڈویژن	۲۳۱۱	" پی ۔ ایم ابو بکر صاحب پورٹ بلیر
۱۳۰۱	" سید محمد سلیمان صاحب	۲۳۱۲	" ہندوستان واچ ہاؤس
۱۳۰۴	" جمال احمد صاحب	۲۳۱۳	مکرم محمد یوسف صاحب احمدی ۔
۱۴۱۷	" عبد السلام صاحب	۲۳۱۴ F	محترمہ ایس ۔ کوثر صاحبہ لنڈن
۱۴۲۰	" محمد سعید صاحب کانپوری	۲۳۱۵ F	مکرم سردار گوربخش سنگھ صاحب "
۱۴۲۷	" ماسٹر رحمت اللہ صاحب	۲۳۱۷	مسز پریتم کور صاحبہ ہیرہ
۱۴۷۰	" عبد الرؤف صاحب فاروقی	۲۴۱۷	مکرم ایم ۔ عبد القیوم صاحب
۱۵۰۷	" شیخ آدم صاحب	—	——∴——

منظوری ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۹۷۴ء کے لئے حسبِ سابق مندرجہ ذیل ممبران مجلس تحریک جدید کی منظوری عطا فرمائی ہے :-

۱ ۔ خاکسار عبد الرحمٰن وکیل الاعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید ۔
۲ ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وکیل التبشیر و التعلیم ۔
۳ ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال ۔
۴ ۔ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان ممبر ۔
۵ ۔ مکرم منظور احمد صاحب سوز قادیان ممبر ۔
۶ ۔ مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۔ ممبر ۔
۷ ۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ۔ ممبر ۔
۸ ۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۔ ممبر ۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

نہرِ سویز کا مسئلہ ۔ اور ۔ مشرقِ وسطیٰ کا تیل

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

" اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارضِ مقدسہ کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے "

اس کے معًا بعد فرمایا :-

اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ (ایضًا آیت نمبر ۱۰۷ ، ۱۰۸)

یعنی اِس مضمون میں ایک پیغام ہے اُس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے ۔ اور ہم نے تجھے دُنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔

دیکھا آپ نے ! کیسے واضح الفاظ میں خدا تعالیٰ نے ارضِ مقدسہ کو صالح بندوں کے قبضہ میں دیئے جانے کا وعدہ دے رکھا ہے ۔ اور ساتھ ہی غیر مبہم الفاظ میں اس کو عبادت گزار قوم کے نام ایک پیغام قرار دیتے ہوئے بتا دیا کہ ارضِ مقدسہ کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ایک طرف اپنے آپ کو عبادی الصالحون بنائیں اور دوسری طرف صحیح معنوں میں قوم عابدین کا نمونہ بن کر دکھا دیں ۔ تب دُنیا پر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا خود بخود واضح ہو جائے گا ۔ اور دُنیا پھر سے امن کا گہوارہ بن جائے گی ــــــ !!

پس ارضِ مقدسہ میں مسلمانوں کے کامیاب داخلہ کے لئے جہاں ظاہری اور مادّی اسباب کو ممکن حد تک کام میں لانا ضروری ہے وہاں ان ظاہری اسباب کے پہلو بہ پہلو روحانی اسباب کو بھی عمل میں لانے کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے اسلحہ سازی میں خود کفیل ہونا اور ٹیکنیکی علوم میں عرب باشندوں کی ذاتی مہارت پیدا کرنا ۔ یہ دوسری قسم کی ذمہ داری صرف عربوں ہی کی نہیں بلکہ سارے عالمِ اسلام کی ہے ۔ ہاں عرب لوگ اس مسئلہ سے نپٹنے کے لئے پہلا درجہ رکھتے ہیں ۔ وہ تو خاص طور پر اُن اوصاف کے حامل ہونے چاہئیں جبکہ باقی سارا عالمِ اسلام وسیع تر اسلامی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عمومی رنگ میں اُن کا مخاطب ہے ۔ اس وقت جبکہ پہلے کی نسبت صورتِ حال زیادہ پُر اُمید دکھائی دینے لگی ہے خدا کرے کہ مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان باشندے بالخصوص اور اکنافِ عالم میں بسنے والے دیگر مسلمان بالعموم اپنی اِن دونوں قسم کی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ظاہری اسباب کو کام میں لاتے ہوئے مسئلہ کے رُوحانی پہلو کو بھی یاد رکھیں تا خدا تعالیٰ کے وہ وعدے جلد پورے ہوں جو اُس نے اپنی پیاری کتاب قرآن مجید میں اپنے نیک اور صالح بندوں سے کر رکھے ہیں ــــ !! وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ۞

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے ۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے ۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں ـــ !!

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱
فون نمبرز { دکان / مکان
تار کا پتہ

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں ـــ !!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA -12

پروگرام دورہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابدؔ انسپکٹر تحریکِ جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابدؔ انسپکٹر تحریکِ جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت جنوبی علاقہ کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیدارانِ جماعت اور احبابِ جماعت پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

تاریخ روانگی	مقام روانگی	تاریخ رسیدگی	مقام رسیدگی
۷-۲-۷۴	قادیان	۱۰-۲-۷۴	حیدرآباد - سکندرآباد
۱۵-۲-۷۴	حیدرآباد	۱۶-۲-۷۴	یادگیر - اوٹکور
۲۱-۲-۷۴	یادگیر	۲۲-۲-۷۴	بنگلور
۲۵-۲-۷۴	بنگلور	۲۵-۲-۷۴	مرکرہ
۲۷-۲-۷۴	مرکرہ	۲۷-۲-۷۴	موگرال - الال - منگلور
۲-۳-۷۴	موگرال	۲-۳-۷۴	پینگاڈی
۵-۳-۷۴	پینگاڈی	۵-۳-۷۴	کینانور - کنڈلائی - کوڈالی
۹-۳-۷۴	کینانور	۹-۳-۷۴	کالیکٹ
۱۲-۳-۷۴	کالیکٹ	۱۲-۳-۷۴	کوڈیاتیور
۱۳-۳-۷۴	کوڈیاتیور	۱۳-۳-۷۴	پتہ پیریم
۱۴-۳-۷۴	پتہ پیریم	۱۴-۳-۷۴	کیرولائی
۱۷-۳-۷۴	کیرولائی	۱۷-۳-۷۴	الانلور - موریاکنی۔
۲۰-۳-۷۴	الانلور	۲۰-۳-۷۴	منار گھاٹ
۲۲-۳-۷۴	منار گھاٹ	۲۲-۳-۷۴	پال گھاٹ
۲۴-۳-۷۴	پال گھاٹ	۲۴-۳-۷۴	چیلاکارا - پیریر۔
۲۶-۳-۷۴	چیلاکارا	۲۶-۳-۷۴	ایرناکلم
۲۷-۳-۷۴	ایرناکلم	۲۷-۳-۷۴	ایراپورم
۲۸-۳-۷۴	ایراپورم	۲۸-۳-۷۴	کروناگاپلی - آزی ناڈ
۱-۴-۷۴	کروناگاپلی	۲-۴-۷۴	تری وندرم - کوٹار
۳-۴-۷۴	کوٹار	۳-۴-۷۴	میلاپالیم۔
۶-۴-۷۴	میلاپالیم	۶-۴-۷۴	شنکرن کوئل۔
۷-۴-۷۴	شنکرن کوئل	۷-۴-۷۴	ستان کولم
۸-۴-۷۴	ستان کولم	۱۰-۴-۷۴	مدراس۔

پروگرام دورہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

خاکسار مندرجہ ذیل جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہا ہے۔ احباب اور عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

۱۵ر فروری ۱۹۷۴ء روانگی از قادیان			
تاریخ رسیدگی	**در جماعت**	**تاریخ رسیدگی**	**در جماعت**
۱۷ر فروری	روڑکیلہ بہار	۱۳ر مارچ	نیالی بہری پار۔ پدن پدا اڑیسہ
۱۹ر "	موسٹی بنی مائنز "	۱۵ر "	کیندراپاڑہ "
۲۱ر "	جمشید پور "	۱۶ر "	سونگھڑہ "
۲۴ر "	سورو اڑیسہ	۱۹ر "	چودوار "
۲۶ر "	بھدرک "	۲۰ر "	پنکال "
۲۸ر "	کٹک "	۲۲ر "	کوٹ پلہ "
۲ر مارچ	خوردہ "	۲۳ر "	کرڈاپلی "
۴ر "	نیا گڑھ "	۲۵ر "	ارکھ پٹنہ "
۵ر "	مانکاگوڑہ "	۲۶ر "	تالبرکوٹ "
۶ر "	کیرنگ "	۲۸ر "	غنیچہ پاڑہ "
۱۰ر "	زگاؤں "	۲۹ر مارچ	کلکتہ
۱۲ر "	نیوکیپٹل بھوبنیشور "	—	——※——

جملہ خریدارانِ بدر کیلئے ایک ضروری اعلان

اگرچہ پہلے بھی اکا دکا خریدارانِ اخبار بدر کی طرف سے ایسی اطلاع ملتی رہی ہے کہ انہیں بدر کا فلاں فلاں پرچہ نہیں ملا۔ مگر عرصہ دو ماہ سے ایسی شکایات بکثرت موصول ہونے لگی ہیں۔ بلکہ بعض خریداروں کی طرف سے یہاں تک اطلاع ملی ہے کہ انہیں پورا پورا مہینہ اخبار نہیں مل رہا ہے۔ درآں حالیکہ دفتر کی طرف سے تمام خریداروں کو پوری احتیاط کے ساتھ پرچہ پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ایسی شکایات کے سدِ باب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

دفتر مینیجر بدؔر کی طرف سے یہاں کے ڈاک خانہ کے متعلقہ افسران اور دفاتر کو اس نقص کو دور کرنے کے لئے پہلے بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے اور اب بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن جن دوستوں کو ایسی شکایت پیدا ہو وہ اپنے اپنے ڈاک خانہ کو اپنی شکایت لکھیں اور اس کی نقل سرکل کے ہیڈ آفس کو اطلاع اور کارروائی کے لئے بھجوا دیں اور اس کی ایک نقل مینیجر بدر کو بھجوا دیں تاکہ ضرورت پڑنے پر یہاں سے بھی مناسب کارروائی کی جائے اور پرچہ کی ترسیل کا خاطر خواہ انتظام کرایا جائے۔

امید ہے آپ اس پر ضرور عمل درآمد کریں گے اس کے بغیر ایسی شکایات کا ازالہ ممکن معلوم نہیں ہوتا۔ مینیجر بدؔر قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ دردِ شکم میں مبتلا ہے۔ دونوں زیرِ علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے تمام بزرگان کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار سید صباح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

تقریبِ رخصتانہ

قادیان ۴ر تبلیغ (فروری)۔ عزیزہ امۃ الحبیب صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ درویش مرحوم کی تقریبِ رخصتانہ بعد نمازِ عصر عمل میں آئی۔ اس سے قبل جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ان کا نکاح عزیز شفیع احمد صاحب برادر مکرم ماسٹر انصار احمد صاحب نیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ پڑھایا تھا۔ چنانچہ بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ اور بعد میں احباب برات کی صورت میں مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کے مکان پر (ملحقہ بر مکان امۃ الحبیب صاحبہ) تشریف لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۵ر فروری کو مکرم ماسٹر انصار احمد صاحب نے اپنے بھائی کی طرف سے صبح گیارہ بجے تقریباً ۴۵ احباب کو مہمان خانہ میں چائے پر مدعو کیا۔ بعد میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

(ایڈیٹر بدؔر)